38697 ـ تجارت میں نفع لینے کی حد

سوال

کیا تجارت میں نفع لینے کی کوئی حد مقرر ہے، یا کہ غیر محدود ہے، ہمیں اس کا جواب دلیل کے ساتھ چاہیے، آپ اس میں اس چیز کو مدنظر رکھیں کہ ہر سال تاجر کو بہت سے ٹیکس ادا کرنا ہوتے ہیں، جو تاجر کی تائید کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" جس شخص نے تجارت کے لیے یا رکھنے کے لیے مال خریدا ہو اس کے لیے اس وقت یا ادھار خریدی ہوئی قیمت سے زیادہ میں فروخت کرنا جائز ہے، اس کے نفع میں ہمارے علم کے مطابق تو کوئی حد نہیں ہے، لیکن تخفیف اور آسانی ضرور ہونی چاہیے؛ کیونکہ ایسا کرنے کی ترغیب وارد ہے، لیکن اگر علاقے میں کسی چیز کی قیمت معروف ہو تو مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی جاہل کو اس قیمت سے زائد پر فروخت کرے، لیکن اگر وہ اسے حقیقت کا بتا دے تو پھر ٹھیك ہے؛ کیونکہ اس کا اس قیمت سے زائد میں فروخت کرنا دھوکہ کی ایك قسم شمار ہوگا.

اور پھر مسلمان تو دوسرے مسلمان شخص کا بھائی ہے، نہ تو وہ خود اس پر ظلم کرتا ہے، اور نہ ہی کسی دوسرے کے سپرد کرتا ہے کہ اس پر ظلم کرے، اور نہ ہی اسے دھوکہ دیتا ہے، اور نہ اس سے خیانت کرتا ہے، بلکہ جہاں بھی ہو وہ اپنے بھائی کی خیرخواہی کرتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" دین خیر خواہی کا نام ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبد اللہ یمانی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس پر بیعت کی کہ نماز قائم کرونگا اور زکاۃ کی ادائیگی کرتا رہونگا، اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرونگا " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 89)

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے کہ:

" تجارت میں نفع محدود نہیں، بلکہ یہ مال کی کثرت و قلت میں طلب اور پیشکش کے حالات پر منحصر ہے، لیکن مسلمان یا دوسرے تاجر کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنی خریدوفروخت میں لوگوں پر آسانی اور سہولت کرنے والا ہو، اور خریدار یا فروخت کرنے والے کی غفلت کو فرصت سمجھ کر اس سے دھوکہ نہ کرتا پھرے، بلکہ وہ اخوت اسلامی کے حقوق کا خیال ضرور رکھے " انتہی.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 91)

واللہ اعلم .